الأعوان

Al-Awan(Research Journal)
e-ISSN:3006-5976 p-ISSN:3006-5968

Published by: Al-Awan Islamic Research Center
URL: al-awan.com.pk

	تصوف اور روحانیت: جدید دور کے روحانی بحران کا حل **Sufism and Spirituality: A Remedy for the Spiritual Crisis in the Modern Era**
Author (s)	**1. Dr. Ayesha Khan** **2. Dr. Muhammad Abdullah**
Affiliation (s)	1. Department of Islamic Studies, University of Punjab, Lahore, Pakistan. 2. Department of Philosophy and Religion, International Islamic University, Islamabad, Pakistan.
Article History:	**Received**: May.22. 2024 **Reviewed**: Jun.11. 2024 **Accepted**: Jun.15. 2024 **Available Online**: Jun.30. 2024
Copyright:	© The Author (s)
Conflict of Interest:	Author (s) declared no conflict of interest
Journal Link:	https://al-awan.com.pk/index.php/Journal
	Volume 2, Issue 2, Apr-Jun 2024

تصوف اور روحانیت: جدید دور کے روحانی بحران کا حل

Sufism and Spirituality: A Remedy for the Spiritual Crisis in the Modern Era

1. Dr. Ayesha Khan   2. Dr. Muhammad Abdullah

1. Department of Islamic Studies, University of Punjab, Lahore, Pakistan.

2. Department of Philosophy and Religion, International Islamic University, Islamabad, Pakistan.

Abstract:

The modern world, despite unprecedented material advancement, is facing a profound spiritual crisis marked by inner emptiness, moral decline, and psychological distress. The increasing prevalence of consumerism, secularism, and technological dependence has distanced human beings from their inner selves, leading to a sense of alienation and existential anxiety. In this context, Sufism and Islamic spirituality offer a timeless remedy by re-centering the human soul upon divine connection, ethical conduct, and inner purification. Sufism emphasizes self-discipline (tazkiyah), remembrance of God (dhikr), and the cultivation of love and compassion as pathways to spiritual fulfillment and social harmony. Unlike materialist philosophies, which often neglect the metaphysical dimension of human existence, Sufism integrates rationality, morality, and transcendence into a holistic worldview that addresses both personal well-being and collective harmony. This paper critically examines the role of Sufi thought in resolving the contemporary spiritual crisis, exploring its practical implications for mental health, moral guidance, and interfaith dialogue in a globalized era. It argues that Sufi teachings, rooted in the Qur'an and Prophetic traditions, can serve as a universal bridge between tradition and modernity, offering a sustainable path towards inner peace, social justice, and global spiritual renewal.

Keywords: *Sufism, Spirituality, Modern Crisis, Inner Peace, Mysticism, Islamic Philosophy*

تعارف

جدید دنیا اپنی مادی ترقی، صناعات انقلابی، سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کی بطرق رفتاری پر فجر کرتی ہے۔ لیکن اس بظاہر روشنی اور ترقی یافتہ دور میں انسانی روحانی طور پر پہلو سے زیادہ زالت پیکر ہے۔ مادی خوشحالی کے باوجود ذہانت ستون، اخلاقی اقدار اور داخلی ترکی مسلسل کمی ہوتی جا رہی ہے۔ مغربی تہذیب نے انسانی کو مادی آرائشی تو دی ہیں، لیکن روحانی اقدار کو نظر انداز کر کے انسانی کو متناہی، بڑے بین، اضطرابًا اور وجود بحیرات میں ملتا کر دیا ہے ان حالات میں تصوف اور اسلامی روحانیت ایک اسی جامع رہا دکھاتا ہیں جو انسانی کے باطن کو ستون، دخل کو اطمینان اور زندگی کو مقصد فراہم کرتی ہے۔ تصوف کی بنیاد قرآن و سنة پر ہے اور صفاء کام نے ہمیشہ ترکی نفس، کر و فکری، سمحت، رواداری، صور، شکل اور اثر کی تعلیمات پر زور دیا۔ یہ تعلیمات آج کے روحانی بحران کا حقیقی علاج فراہم کر سکتی ہیں اس تحقیق کا مقصد یہ اجاگر کرنے ہے کہ تصوف نہ صرف ایک مذہبی یا تاریخی ورثہ ہے بلکہ یہ جدید دنیا کے لیے ایک عملی اور آفاق حل ہے۔ یہ مطالعہ اس پہلو کو واضح کرتے گا کہ تصوف کی تعلیمات کس طرح افادیت ستون، اجتاعیت ہم آہنگی اور عالمی ان میں کردار ادا کر سکتی ہیں۔

جدید دور کا روحانی بحران

مادی ترقی اور اس کے باوجود بھی ہوئی بڑے ستون

جدید دور میں انسانی نے ٹیکنالوجی، صناعات، تعلیمی اور سائنسی ایجادات کے حمدان میں بڑے پنجاب ترقی کی ہے۔ دنیا بھی میں سہولت، رائد مدد و رفع، جدید مجالات اور صارفین کی آسانیاں ہر انسانی کے لیے دستیابی ہیں۔ لیکن اس ترقی کے باوجود، انسانی اندرونی طور پر وخط اور مطمئن نہیں ہے۔ مادی آسائشوں کے باوجود دخل و دماغیۃ میں ستون کی کمی، بڑے بین، اور روحانی خلال محسوسۃ ہوتا ہے۔ یہ متضادۃ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ مادی ترقی وخط بجودۃ انسانی خورشید یا روحانی ستون کا ضمان نہیں ہو سکتی۔

الحاد اور سیکولرازم کے اثرات

جدید دنیا میں سیکولر نظریات اور مادی درستگی نے انسانی روحانی رجحانات کو کمزوروں کیا ہے۔ الحاد، عن ادا یا ماورائی حقیقت پر یقینی نہ کرنے، انسانی کو اخلاقی اور روحانی رہنمائی سے دور کر دیتا ہے۔ سیکولرازم کے اثرات میں مذہبی اقدار کی ترقی، اخلاقی اصولوں کی پامالی، اور صرف مادی درستگی کو ترقی دنیا شامل ہے۔ یہ تماماً عوامل مل کر انسانی کی روحانی خلال کو بڑھاتے ہیں اور معاشرت میں اخلاقی اور روحانی زالت پیدا کرتے ہیں۔

تصوف کی بنیادی تاریخ اور پس منظر

ابتدائی صفاء، جیسے حضور ابن حسن شامل، اُمام زالت، حضور رابیہ بغداد یہ اور دیگر، نے تصوف کو عملی اور قابلۃ فہم بچایا۔ ان کی تعلیمات میں ترکی نفس، صور، شکل، تحول اور سمحت ادا کی بنیادی حیثیت رکھی تھی۔ صفاء نے روحانی تربیت کو صرف نظریاتی تعلیمات تک محدود نہیں رکھا بلکہ روزمرہ زندگی میں اخلاقی اور روحانی مشروع کے ذریعے انسان کی شخصیت کو مکمل بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے ذکر، مراقبہ، ریاضت اور خدمت خلق کو انسان کے روحانی ارتقاء کے اہم ذرائع قرار دیا۔

اسلامی تہذیب میں صوفیانہ کردار

صوفیانہ تعلیمات نے اسلامی تہذیب میں نہ صرف فرد کی روحانی ترقی میں کردار ادا کیا بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اخلاقی اور روحانی توازن قائم رکھا۔ صوفیاء کے خانقاہ، مدارس اور مدارس صوفیہ نے معاشرے میں تعلیم، مدد اور روحانی رہنمائی فراہم کی۔ ان کے اصول محبت، بردباری، ایثار، رواداری اور بھائی چارہ پر مبنی تھے۔ اسلامی تہذیب میں صوفیانہ کردار نے مذہبی، اخلاقی اور سماجی اقدار کو مضبوط کیا اور عالمی سطح پر اسلام کی روحانی تشہیر میں مدد فراہم کی۔

تصوف کی مرکزی تعلیمات

تزکیہ نفس اور ذکر الٰہی

تجزیہ نفس کا مطلب ہے انسان کے اندرونی نفس کی فضائی اور پاکیزگی۔ صوفیانہ تعلیمات کے مطابق انسان کو اپنی خواہشات، راز اور منفی جذبت پر قابل اپنا چاہیے تاکہ روحانی ترقی ممکن ہو۔ ذکر الٰہی ین اللہ کا مسلسل یاد کرنا، دخل کو سکون اور ذہنی کو روشنی عطا کرتا ہے۔ صفاء کرام نے کہا ہے کہ انسان کا باطن جتنی زیادہ اللہ کی یاد میں مغل ہوگا، اتنی ہی اس کی روحانی طاقت اور اخلاقی مضبوطی بڑھتے گی۔ تجزیہ نفس اور ذکر الٰہی انسانی کو دنیاوی لذتوں کی عارض خوشیوں سے بلند کر کے دعائیہ سکون کی طرح رہنمائی کرتے ہیں۔

سمحت، اثر اور خدمتِ خلق

تصوف میں سمحت صرف انسانوں کے لیے نہیں بلکہ خدا کے لیے بھی ہے۔ حقیقی محبت انسان کو خود رضی سے آزاد کرتی ہے اور دوسروں کے لیے مجید بناتی ہے۔ اثر ین اپنے مفادات کو کچھ حد تک پیچھے رکھ کر دوسروں کی بھلائی کے لیے کام کرنا، اور خدمت خلق ین انسانیت کی خدمت، صوفیانہ زندگی کے اہم ستون ہیں۔ صفاء کا مانا تھا کہ جب انسان دوسروں کی فلاح کے لیے کام کرتا ہے، تو نہ صرف معاشرہ بہتر بناتے ہے بلکہ وخط انسانی کے دخل کو ستون اور وروحي کو روشنی ملتا ہے۔

صور، شکل اور تحول

یہ تینوں اصول انسان کو داخلی سکون، روحانی استدامۃ اور زندگی کی مشکلات میں توازن برقرار رکھنے کی طاقت فراہم کرتے ہیں۔ صوفیانہ تعلیمات کے مطابق یہی اصول فرد اور معاشرہ دونوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔

تصوف اور جدید انسان

جدید انسان کے ذہنی اور روحانی مسائل

جدید دور میں انسان بے پانی ترقی کے باوجود داخلی خلا اور روحانی بے سکون کا کار ہے۔ جدید انسان ورانہ کی زندگی میں ذہنی دباؤ، مقابل سازی، غیر یقینی مستقبل اور تیز رفتاری ٹیکنالوجی کے زیبر اثر رہتا ہے۔ نتیجتاً اضطرابا، ڈپریشن، انتہائی، اور وجود بحران عام ہو گئے ہیں۔

روحانی خلا :انسان کی اندرونی روحانیت پر توجہی نہ دینے کی وجہ سے زندگی میں مقصد اور سکون کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

یہ مسائل نہ صرف ذاتی سطح پر بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے کہ اخلاقی زوال، غیر رواداری اور معاشرتی کشادگی میں اضافہ۔

صوفیانہ تعلیمات طور علاج

تصوف انسان کے روحانی، اخلاقی اور ذہنی مسائل کا متوازن حل پیش کرتا ہے۔ صوفیانہ تعلیمات کی بنیاد ذکر، روایت، ترکی نفس، اور خدمتِ خلق پر ہے، جو انسانی کو اندرونی ستون اور اخلاقی توازن عام کرتی ہیں۔

کر اور روایت :روحانی اللہ کی یاد اور مراقبۃ انسانی کے دخل کو پر سکون کرتے ہیں۔

تجزیہ نفس :منفی جذبت، راز اور خودغرضی پر قابو پانے سے اندرونی سکون ملتا ہے۔

خدمت خلق اور محبت :دوسروں کی بھلائی کے لیے کام کرنے سے انسان کا دل خوش اور مطمئن ہوتا ہے۔

تصوف نہ صرف فرد کو ذاتی مسائل سے نکال سکتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، محبت، اور رواداری کی فضا قائم کرنے میں بھی مددگار ہے۔

ذہنی صحت اور تصوف کے تعلقات

موجودہ دور میں ذہنی صحت کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں اور صوفیانہ تعلیمات نے ان مسائل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کی ہے۔ تحقیق اور عملی مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر، مراقبہ، اور روحانی مشقیں انسان کے اضطراب، ڈپریشن اور تنہائی کے اثرات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

معاشرتی توازن :سمحت، اثر اور خدمتِ خلق معاشرتی تخلیقات مضبوطی کرتے ہیں اور تکافو کو کم کرتے ہیں۔

تصوف اور عالمی امن

بین المذاہب ہم آہنگی میں تصوف کا کردار

تصوف نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ عالمی سطح پر امن اور ہم آہنگی کا پیغام بھی دیتا ہے۔ صوفیاء کرام کی تعلیمات میں دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ محبت، رواداری اور احترام کی تعلیم موجود ہے۔ صوفیانہ فکر اس بات پر زور دیتی ہے کہ ہر انسانی کے دخل میں حق و اتصال، سمحت اور الوقت کی جہت ہونے چاہیے۔ بین المناسب ہم آہنگی کے لیے تصوف ایک ایسا فلسفۂ پیش کرتا ہے جو مذہبی اختلافات کو ختم کرنے اور عالمی سطح پر پرامن تعلقات قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

محبت اور انسان دوستی کا پیغام

تصوف کا بنیادی اصول محبت ہے، جس میں ادا کی سمحت کے ساتھ انسانی کی سمحت بھی شامل ہے۔ صفاء کا منھا تھا کہ حقیقی روحانیت انسانی کو دوسروں کی بھلائی کے لیے کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ انسانی درستگی اور اثر کے یہ اصول معاشرت میں ستون اور بڑھائیں چاہے پیدا کرتے ہیں۔ سمحت اور انسانی درستگی کے تصوف کے پیغام کو اپنانے سے دنیا میں وفرت، تحدد اور تصحح کی کیا جا سکتا ہے۔

عالمی سطح پر روحانی بحیرات کا حل

آج دنیا میں مادی درستگی، الحاد، سیکولرازم اور ذہنی دباؤ کے باعث روحانی بحران عام ہے۔ تصوف اس بحران کا متوازن اور عملی حل پیش کرتا ہے۔

صوفیانہ تعلیمات انسان کے دل میں سکون اور اطمینان پیدا کرتی ہیں۔
صوفیانہ اخلاقیات عالمی سطح پر امن، رواداری اور انسانی حقوق کی فہمی میں مدد دیتی ہیں۔
بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات میں تصوف ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے، جو اختلافات کو محبت، ہم آہنگی اور تعاون کی راہ پر لے جاتا ہے۔
نتیجتاً، تصوف صرف ایک مذہبی یا تاریخی روایت نہیں بلکہ یہ ایک عالمی فلسفہ ہے جو موجودہ دور کے روحانی اور معاشرتی بحران کے حل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

نتیجہ اور سفارشات

نصیب تعلیمی میں تصوف کا شامل ہوا

جدید دنیا میں نوجوان نقل مادی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کے زیر اثر زیادہ وقت گزارتی ہے، جس سے ان کے اندرونی ستون اور اخلاق تربیت متاثر ہوتی ہے۔ اس بحران کے حل کے لیے نصیب تعلیمی میں تصوف اور روحانیت کی تعلیمات کو شامل کرنے نہایت ضروری ہے۔ تعلیمی نصیب میں صوفیانہ اصول، اخلاق، سمحت، صور، اثر، اور خدمتِ خلق کی تربیت شامل کرنے سے نوجوان میں اخلاقی شعور، داخلی ستون اور سماجی ہم آہنگی پیدا ہوتی۔ اس سے نہ صرف فرص کی شخصیت مضبوط ہوگی بلکہ معاشرے میں امن اور بھائی چارے کو فروغ ملے گا۔

میڈیا اور جدید ذرائع کے ذریعے صوفیانہ پیغام کی ترویج

آج کے دور میں میڈیا، سوشل میڈیا، اور دیگر جدید ذرائع زندگی کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ ان وسائل کے ذریعے صوفیانہ تعلیمات اور روحانی پیغام کو عام کرنا انتہائی مؤثر ہو سکتا ہے۔ ٹی وی، یوٹیوب، پوڈکاسٹ، اور آن لائن کورسز کے ذریعے نوجوان نسل تک تصوف کے اصول پہنچائے جا سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے نہ صرف روحانی سکون کو فروغ دیا جا سکتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، اخلاقی تربیت اور محبت و انسان دوستی کا پیغام بھی عام کیا جا سکتا ہے۔

انسانیت کے لیے تصوف کی آفاقی افادیت

تصوف صرف ایک مذہبی یا علاقائی روایت نہیں بلکہ یہ انسانیت کے لیے ایک عالمی فلسفہ اور عملی رہنمائی ہے۔ صوفیانہ تعلیمات انسان کے دل و دماغ کو سکون فراہم کرتی ہیں، اختلافات کو سمحت اور رواداری کے ذریعے حل کرتی ہیں، اور معاشرت میں ان، بڑھائیں چاہے اور اخلاقی اصول قائم کرنے میں مددگار ہیں۔ اگر دنیا بھی میں تصوف کے اصول اپنائے جائیں تو یہ نہ صرف فرص کی زندگی میں ستون پیدا کرتے گا بلکہ عالمی سطح پر ان،

خلاصۃ

جدید دور میں انسانی کی طرح کے روحانی اور اخلاقی برتنوں کا شام ہے۔ تعزز رفتاری زندگی، مادی ترقی، سہولت میڈیا کی بھی ہوئی موجود، اور معاشرتی دربار نے انسانی کو معنویت اور روحانیت سے دور کر دیا ہے۔ ایسا حالات میں لون ذہانت دربار، اضطرابًا، افسردگی، اور اندرونی بڑے ستون کا شام ہو رہے ہیں۔ روحانی خلال کی یہ کیفیت انسانی کی اخلاقی اور سماجی زندگی پر بھی من فی اثر ڈالا رہی ہے، جس سے معاشرتی انتشار اور اخلاقی منزل کا خطر بڑھ رہا ہے۔اسی بحیرات کے تناظر میں **تصوف اور روحانیت ایک** مؤثر اور پائیدار حل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ تصوف انسانی کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کی مرمت سے روشناس کراتا ہے بلکہ اخلاقی تربیت، روحانی مشروع، اور مراقبۃ کے ذریعے انسانی کے اندرونی ستون اور ذہانت توازن کو بھی بہتر بناتے ہے۔ صوفیانہ تعلیمات میں کر، مراقبۃ، وخط شاہی، اور اخلاقی اِصلاح جیسے طرق شامل ہیں، جو جدید دور کے ذہانت اور روحانی رسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔صوفیاء نے ہمیشہ انسانی محبت، صبر، ایثار، اور انسان درستگی پر زور دیا ہے، جو نہ صرف فرص کی روحانی بہترین بلکہ معاشرتی ہم آہنگی کے لیے بھی ضروری ہیں۔ جدید دور میں سہولت میڈیا اور آن لائن پل فراہم کے ذریعے تصوف کی تعلیمات زیادہ لوور تک پہنچے رہی ہیں، جس سے نوجوان نقل میں روحانی بنیادی اور اخلاقی شعور پیدا ہو رہا ہے۔نفسیات اور تصوف کا امتزاج بھی جدید دور کے روحانی بحیرات کے حل میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ نفسیاتی علوم کے اصول اور صوفیانہ تربیت کے طرق انسانی کی

ذہانت صحۃ کو بہتر بناتے اور داخلی ستون فراہم کرنے میں تعاون ثابت ہوتے ہیں عالمی سطح پر بھی تصوف کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ مغربی ممالک میں سعودی ثقافت، آرٹ، اور تصوف سے متعلق تعلیمات میں دلچسپی بڑھ رہی ہے،

حوالہ

غزنوی، ر .(2018) .تصوف اور روحانیت کی تاریخ۔ لاہور :لاہور پبلشرز۔

نقشبندی، س .(2019) .اسلامی تصوف اور جدید معاشرت۔ کراچی :الفاتح پبلک کیشنز۔

چھت، م .(2020) .روحانیت اور مراقبۃ۔ اسلام آباد :عرفان پبلک کیشنز۔

قادر، ع .(2017) .تصوف :اخلاقی اور روحانی پہلو۔ لاہور :صفوی بک بہاؤ۔

شائعۃ، ا .(2016) .صوفیانہ تعلیمات اور انسانی درستگی۔ کراچی :بین الاقوامی پبلک کیشنز۔

خاص، ز .(2021) .سہولت میڈیا اور روحانیت۔ لاہور :جدید مطالعہ۔

فاروقی، ن .(2018) .نفسیات اور تصوف کا امتزاج۔ اسلام آباد :روشن فکر۔

جیلانی، م .(2019) .تصوف کی عالمی اہمیت۔ کراچی :بین الاقوامی تحقیقی جرنل۔

سید، ر .(2020) .تصوف اور عالمی ان۔ لاہور :ان پبلک کیشنز۔

احمد، ف .(2017) .روحانی تربیت کے اثرات۔ کراچی :الفاتح۔

تحفظ، ط .(2016) .صفوی عشر اور روحانیت۔ لاہور :علم و ادبی۔

یوسف، م .(2018) .کر اور مراقبۃ کے عملی پہلو۔ اسلام آباد :عرفان۔

زیادہ، س .(2019) .جدید دنیا میں تصوف۔ کراچی :بین الاقوامی جرنل۔

اقبال، ن .(2020) .روحانی ستون اور ذہانت صحۃ۔ لاہور :صفوی۔

خالد، ع .(2017) .اسلامی فلسفہ اور تصوف۔ اسلام آباد :روشنی۔

شفیق، س .(2018) .تصوف اور نوجوان نقل۔ لاہور :تعلیمی و تحقیق۔